

# توحید و شرک

مفتی محمد فہیم مصطفائی

بفصطفى بوسار خویش را کہ دیر ہم آوست

ہر حافظ، ہر قاری، ہر گھر، ہر سکول، ہر مکتب، ہر جامعہ اور ہر مسلمان  
کیلئے ضروری رسالہ

# توحید و شرک

مرتب:

ابو حسان محمد فہیم مصطفائی

مدرس جامعۃ المصطفیٰ

ناشر

مکتبۃ النعمان ونیہ والہ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

{ جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں }

نام رسالہ ----- توحید و شرک  
مرتب ----- محمد فہیم مصطفائی 0300-4406838  
پہلا ایڈیشن ----- اکتوبر 2010ء  
تعداد ----- 1200  
دوسرا ایڈیشن ----- نومبر 2010ء  
تعداد ----- 1200  
صفحات ----- 32  
ہدیہ ----- 24 روپے

{ ملنے کے پتے }

مکتبہ قادریہ میلاد مصطفیٰ چوک گوجرانوالہ، کرمانوالہ بک شاپ لاہور  
مکتبہ اعلیٰ حضرت داتا دربار مارکیٹ لاہور، مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور  
مکتبہ جلالیہ و صراط مستقیم فوارہ چوک گجرات، مکتبہ المصطفیٰ سیالکوٹ  
مکتبہ المصطفیٰ اندرون لوہیانوالہ گوجرانوالہ، مکتبہ دارالعلوم دربار مارکیٹ لاہور  
مکتبہ اہلسنت اندرون لوہاری گیٹ لاہور، مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور  
مکتبہ رضائے مصطفیٰ دارالسلام چوک گوجرانوالہ، مکتبہ ضیاء العلوم راولپنڈی

## ❁ فهرست ❁

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
5	شرک کی تعریف	1
6	شرک کا معیار	2
7	توحید کی دو اقسام	3
7	1- خارجیوں کی توحید	
8	2- اللہ والوں کی توحید	
9	من دون اللہ اور اولیاء اللہ میں فرق	4
9	پہلی وجہ	
9	اللہ کے نبی کے قدم کا کمال	
10	اللہ کے نبی کے ہاتھ کا کمال	
11	اللہ کے نبی کی آنکھ کا کمال	
12	اللہ کے نبی کے کان کا کمال	
12	فرق کی دوسری وجہ	
12	فرق کی 8 صورتیں	
15	سوال و جواب	4
16	سوال و جواب	5
16	اللہ تعالیٰ کی صفات بندوں میں: ایک تقابلی جائزہ	6
16	جائزہ نمبر (۱)	
17	جائزہ نمبر (۲)	
17	جائزہ نمبر (۳)	
17	جائزہ نمبر (۴)	
17	جائزہ نمبر (۵)	
18	جائزہ نمبر (۶)	

18	جائزہ نمبر (۷)	
18	جائزہ نمبر (۸)	
19	جائزہ نمبر (۹)	
20	جائزہ نمبر (۱۰)	
20	جائزہ نمبر (۱۱)	
20	جائزہ نمبر (۱۲)	
22	سوال و جواب	7
22	سوال و جواب	8
23	[لائحد ع] بمعنی [لا تعبد] ہے	9
23	اس بات پر کثیر مفسرین کے حوالہ جات	10
23	آیت نمبر (۱)	
23	آیت نمبر (۲)	
23	آیت نمبر (۳)	
23	آیت نمبر (۴)	
23	آیت نمبر (۵)	
24	آیت نمبر (۶)	
25	آیت نمبر (۷)	
25	آیت نمبر (۸)	
26	آیت نمبر (۹)	
26	آیت نمبر (۱۰)	
26	آیت نمبر (۱۱)	
27	ضروری وضاحت	11
28	سوال و جواب	12
29	ماخذ و مراجع	13

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## ☆ شرک کی تعریف و توضیح ☆

شرک کا لغوی معنی، برابری جبکہ شرک کی واضح تعریف جو علماء کرام نے کی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی وصف کو غیر اللہ کیلئے اس طرح ثابت کرنا جس طرح اور جس حیثیت سے وہ اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت ہے، یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا علم اَزلی، ابدی، ذاتی اور غیر محدود و محیط کل (سب کو گھیرے ہوئے) ہے، اسی طرح نبی اور ولی کو بھی ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ جملہ صفات کمالیہ کا مستحق اور تمام عیوب و نقائص سے پاک ہے، اسی طرح غیر اللہ بھی ہے تو یہ شرک ہوگا اور یہی وہ شرک ہے جس کی وجہ سے انسان دائرۃ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور بغیر توبہ مرگیا تو ہمیشہ کیلئے جہنم کا ایندھن بنے گا اور اسی شرک کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا ذُوْنَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَآءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بُعِيدًا} [النساء: ۱۱۶]

**ترجمہ:** ”بے شک اللہ تعالیٰ شرک کرنے والے کو نہیں بخشتا اور اس کے علاوہ جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بناتا ہے تو وہ دُور کی گمراہی میں جا پڑا۔“

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{وَإِذْ قَالَ لَقْمَنُ لِبْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَبْنِىْ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ} [لقمان: ۱۳]

**ترجمہ:** ”اور جب حضرت لقمان ؑ نے اپنے بیٹے سے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اے میرے بیٹے! اللہ ﷻ کے ساتھ کسی کو شریک مت بنانا کیونکہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔“

قرآن مجید کے بعد احادیث مبارکہ میں بھی شرک کی مذمت کی گئی ہے:

{ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ۖ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ، فَقَالَ ۖ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَخَرِقْتَ }

[مشکوٰۃ المصابیح: کتاب الایمان، باب الکبائر وعلامات النفاق، الفصل الثالث: ۱۸]۔۔۔۔۔ [سنن احمد: مسند الانصار، باب حدیث معاذ: (رقم الحدیث للتسجيل: ۲۱۰۶۰)]

**ترجمہ:** ”حضرت معاذ بن جبل ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے دس کلمات کی نصیحت کی، پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ تُو اللہ ﷻ کے ساتھ کسی کو شریک مت بنانا اگرچہ تجھے قتل کر دیا جائے اور تجھے جلاد یا جائے۔“

[الْاَوْثَبَاءُ]: دیکھئے رسول اللہ ﷺ شرک سے بچنے کی یہاں تک تاکید کرتے ہیں کہ اگر جان بھی جائے تو بھی شرک نہیں کرنا کیونکہ یہ ایک سنگین جرم ہے جو کہ ناقابل معافی ہے۔

## ☆ شرک کا معیار ☆

جس فعل کا شرک ہونا نص سے ثابت ہو، وہ واقعی حرام اور ممنوع ہوگا اور جس فعل کے شرک ہونے پر قرآن و حدیث میں صراحت نہ ہو تو اُس کو خواہ مخواہ اپنی طرف سے شرک ٹھہرانا اور اُس کے ممنوع ہونے کے فتوے دینا سراسر حماقت اور نادانی ہے کیونکہ اگر ہر جگہ شرک یا وہم شرک کا بلا دلیل اعتبار کر لیا جائے تو دائرۃ اسلام اس قدر تنگ ہو جائے گا کہ تلاش کرنے سے بھی کوئی مسلمان نہ ملے گا، مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ موجود ہے، اب کسی غیر کو ہرگز موجود نہیں کہنا چاہئے کیونکہ اس سے شرک کا وہم پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی موجود اور غیر اللہ بھی موجود، لہذا اس غیر اللہ کو معدوم کہنا چاہئے حالانکہ کوئی عاقل بھی اس بات کو ماننے کیلئے تیار نہ ہوگا، لہذا یہاں کہنا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر موجود ہے جبکہ غیر اللہ اللہ تعالیٰ کی عطاء سے مجازی طور پر موجود ہے۔

## ☆ توحید کی اقسام ☆

مفہوم کے اعتبار سے توحید کی دو اقسام ہیں:

(۱): اللہ والوں کی توحید (۲): خارجیوں کی توحید

## { خارجیوں کی توحید }

اللہ تعالیٰ کے سوا خواہ کوئی نبی ہو یا ولی یا جن یا فرشتہ کسی میں بھی نفع و نقصان اور بھلائی و برائی پہنچانے کی قدرت از خود یا خدا کی بخشی ہوئی جاننا اور ماننا شرک ہے۔

اگر کوئی یہ سمجھے کہ نبی، ولی، پیر، شہید وغیرہ کو بھی عالم میں تصرف کرنے کی قدرت ہے از خود یا اللہ تعالیٰ نے اُن کو ایسی قدرت دی ہے تو ایسا شخص از روئے کتاب اللہ و حدیث مبارک مشرک ہے، کسی بھی نبی ولی کو پکارنا، اُن سے مدد مانگنا، اُن کو حاضر و ناظر جاننا شرک ہے، نبی ولی کیلئے علم غیب ذاتی یا عطائی دونوں شرک ہیں، نبی، ولی کو مشکل کشا ماننا اور اُن کے وسیلے سے دُعا مانگنا شرک ہے۔

حضرات گرامی! یہ ہے خارجی نظریہ توحید کہ خارجی توحید والے من دون اللہ اور اولیاء اللہ میں فرق نہیں کرتے، اسی لئے یہ بتوں اور کافروں کے بارے نازل شدہ آیات کو اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور ولیوں پر چسپاں کرتے ہیں اور یہ تاثر دیتے ہیں کہ جیسے بت نکلے اور ناکارہ ہیں، کسی بھی قسم کے نفع و نقصان کے مالک نہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نبی ولی بھی کچھ نفع و نقصان پہنچانے کے مالک نہیں۔

خارجی توحید میں جس طرح بت کیلئے اختیار ماننا شرک ہے، اسی طرح نبی ولی کیلئے بھی اختیار ماننا شرک ہے، انہیں لوگوں کے بارے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول موجود ہے:

{ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللَّهِ وَقَالَ: إِنَّهُمْ أَنْطَلَقُوا إِلَى آيَاتِ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوا هَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ }

[صحیح بخاری: کتاب استعاذۃ المعلنین و المرتدین، باب قبل الخوارج: ۱۰۲۴/۲]

**ترجمہ:** ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما انہیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بدتر لوگ سمجھتے تھے اور آپ فرماتے کہ بے شک یہ لوگ جو آیات کفار کے بارے



نازل ہوتی ہیں، اُن کو مومنوں پر چسپاں کرتے ہیں۔“

## { اللہ والوں کی توحید }

اللہ والوں کی توحید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں، نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ افعال میں، وہی مستحق عبادت ہے، اُس کے علاوہ کسی کی عبادت جائز نہیں، وہی سب کا خالق ہے، وہی سب کا مالک ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں، سب اُسی کے محتاج ہیں، وہ جو چاہے کرے، اُسے کوئی نہیں پوچھ سکتا، وہ چاہے تو اُن ہی اُن میں سارا جہاں تباہ کر دے، اُس کا کوئی مثل نہیں۔

**الحاصل!** توحید ہی سب کچھ ہے اور جو کوئی خدا کے یہ کمالات نہ مانے، وہ مشرک ہے اور دائمی جہنمی ہے، لیکن اللہ وحدہ لا شریک نے اپنی منشاء اور اپنے ارادے سے احکام جاری کرنے کیلئے وسائل و اسباب پیدا کئے ہیں حالانکہ اُس کی شان بے نیازی یہ ہے کہ گن فرمائے تو سب کچھ ہو جائے مگر اِس کے باوجود اُس نے ہر کام کیلئے اسباب پیدا فرمائے ہیں، مثلاً: رازق وہی ہے مگر اُس نے اپنی قدرت کاملہ سے رزق کے اسباب پیدا فرمائے، شافی وہی ہے مگر اُس نے شفا کیلئے اسباب پیدا فرمائے، دوائیوں اور جڑی بوٹیوں میں شفا رکھی ہے اور ان دوائیوں کو رب تعالیٰ نے ہی پیدا فرمایا ہے، پھر انسان کو ان دوائیوں کو استعمال کرنے کیلئے علم بھی اللہ تعالیٰ نے ہی عطا کیا ہے۔

**الحاصل!** اگر آگ جلاتی ہے تو یہ اُسی کی قدرت کا مظہر ہے، چاند سورج ستارے روشنی دیتے ہیں تو اُسی کی قدرت کا مظہر ہیں، اِسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی، ولی مخلوق کیلئے فیض رساں ہیں، تو یہ بھی اُسی خالق کی قدرت کے مظہر ہیں۔

لہذا اللہ والوں کی توحید میں من دون اللہ یعنی بتوں اور انبیاء و اولیاء میں بہت فرق ہے، اللہ والوں کے نزدیک بت وغیرہ واقعی کسی قسم کے نفع نقصان کے مالک نہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے اللہ کے نبی اور ولی بندوں کی مدد کرنے پر قادر ہیں اور اُن کی مشکلات دور کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اسلئے کہ اولیاء اللہ اور دون اللہ میں بہت فرق ہے، اور اصل میں یہی وہ

نکتہ ہے جو قابلِ غور ہے کہ جب تک اولیاء اللہ اور من دُونِ اللہ یعنی بت وغیرہ میں فرق نہ کیا جائے گا اصل توحید اور شرک کا مفہوم سمجھ نہیں آئے گا۔

## ☆ من دون اللہ اور اولیاء اللہ میں فرق ☆

اب آئیے دیکھتے ہیں کہ من دُونِ اللہ اور اولیاء اللہ میں کس کس لحاظ سے فرق ہے:

### { پہلی وجہ }

خارجیوں کا یہ کہنا ہے کہ من دون اللہ سے مراد نبی ولی ہیں لہذا جس طرح من دون اللہ یعنی بت کسی کی پکار نہیں سنتے، کسی کو نفع نقصان پہنچانے پر قادر نہیں، اسی طرح انبیاء و اولیاء بھی کسی کو نفع نقصان پہنچانے پر قادر نہیں، تو اگر ان کی یہ بات تسلیم کر لی جائے تو پھر لازم آئے گا کہ جس طرح بتوں کے پاؤں تو ہیں لیکن اُن میں قوتِ حرکت نہیں، اُن میں ہاتھ تو ہیں لیکن اُن میں پکڑنے کی قوت نہیں، اُن میں کان تو ہیں لیکن قوتِ سماع نہیں، اسی طرح نبیوں اور ولیوں کے جملہ اعضاء بے کار ہوں، نہ وہ چل سکتے ہوں، نہ پکڑ سکتے ہوں، نہ دیکھ سکتے ہوں اور نہ ہی سن سکتے ہوں حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔

اب آئیے اللہ تعالیٰ کے نبی کے ان مذکورہ اعضاء یعنی پاؤں، ہاتھ، آنکھ اور کان کے کمالات ملاحظہ کریں۔

## ☆ اللہ کے نبی کے پاؤں کا کمال ☆

(۱): { عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ الشَّيْءُ مَسَّ تَجْرِئِي فِي وَجْهِهِ وَمَا زَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تَطْوِي لَهُ أَنَا لَنُجْمِدَ أَنْفُسَنَا وَأَنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرَبٍ }

**ترجمہ:** حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں دیکھا گویا کہ سورج آپ کے چہرہ مبارک میں گردش کرتا تھا اور میں

نے تیز چلنے میں حضور ﷺ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا، جب آپ ﷺ چلتے تو یوں معلوم ہوتا کہ گویا آپ ﷺ کے قدموں کے نیچے زمین لپٹی جا رہی ہے، ہم آپ ﷺ کے ساتھ دوڑا کرتے تھے اور تیز چلنے میں مشقت اٹھاتے اور آپ ﷺ بآسانی بے تکلف چلتے مگر پھر بھی سب سے آگے رہتے۔

[مشکوٰۃ المصابیح: ابواب فضائل سید المرسلین، باب اسماء النبی، الفصل الثانی: ۵۱۸]

(۲) : { عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ أَخْذًا وَابْنُ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ ﷺ: اثْبُتْ، اخْذْ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ }

**ترجمہ:** ”حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے اُن کو بیان فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ اُحد پہاڑ پر چڑھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ تھے، پس اُحد پہاڑ کا نچنے لگ پڑا، پس حضور ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہر جا، اُحد پہاڑ! کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔“

[صحیح بخاری: کتاب المناقب، باب قول النبی: لو كنت متخذًا خليلاً: ۵۱۹/۱ (رقم الحديث

للبخاری: ۳۶۸۶)، (رقم الحديث للتسجيل: ۳۶۱۰)]۔۔۔۔۔ [سنن ترمذی: کتاب المناقب، باب فی مناقب

عثمان: ۲۱۰/۲ (رقم الحديث للتسجيل: ۳۶۳۰)]۔۔۔۔۔ [سنن ابی داؤد: کتاب السنة، باب فی الخلفاء:

۲۹۱/۲ (رقم الحديث للتسجيل: ۲۰۳۲)]

## ☆ اللہ کے نبی کے ہاتھ کا کمال ☆

ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو نمازِ کسوف پڑھائی اور دورانِ نماز اپنا ہاتھ بلند فرمایا جیسے کسی کو پکڑ رہے ہوں، پھر اختتامِ نماز پر صحابہ کرامؓ نے اِس کی وجہ دریافت فرمائی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

{ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَّاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَصْبَيْتُهُ لَا كَلَّمْتُ مِنْهُ مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا }

**ترجمہ:** ”میں نے جنت کو دیکھا، پس میں اُس میں سے ایک خوشہ توڑنے لگا اگر میں

اُس خوشے کو توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اُس کو کھاتے رہتے۔“

[صحیح بخاری: کتاب الجمعة، باب صلوة الکسوف، جامعۃ: ۱۴۳/۱ (رقم الحدیث للتسجیل: ۹۹۳)، (رقم الحدیث للبخاری: ۱۰۵۲)]۔۔۔ [صحیح مسلم: کتاب الکسوف، باب ماعرض علی النبی فی صلوة الکسوف: ۲۹۶/۱ (رقم الحدیث للتسجیل: ۱۵۱۴)، (رقم الحدیث للمسلم: ۲۱۰۹)]

**[الْأُنْبَاءُ]:** اِس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ نے جنت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا حالانکہ جنت ساتویں آسمان پر ہے اور زمین سے پہلے آسمان کا فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت کے برابر ہے، ایک آسمان کی موٹائی بھی پانچ سو سال کی مسافت کے برابر ہے، یہی حال باقی تمام آسمانوں کا ہے، گویا آپ ﷺ نے سات ہزار سال کی مسافت پر جنت کو دیکھا تو جو نبی زمین پر رہ کر اتنی مسافت پہ جنت کو دیکھ سکتے ہیں تو وہ زمین پر رہ کر اپنے تمام غلاموں کو بھی دیکھ سکتا ہے۔

## ☆ اللہ کے نبی کی آنکھ کا کمال ☆

ہماری آنکھ آگے دیکھ سکتی ہے اور قریب ہی دیکھ سکتی ہے جبکہ نبی کی آنکھ پیچھے بھی دیکھتی ہے: جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

{ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبَلَتِي هَاهُنَا، فَوَلَّى اللَّهُ ﷻ

مَا يَخْفَى عَلَيَّ زَكُّوْكُمْ وَلَا خَشُوْكُمْ، اِنِّي لَا اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآئِي ظَهْرِيْ }

**ترجمہ:** ”حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم

یہ سمجھتے ہو کہ میرا قبلہ صرف اِس طرف ہے، پس اللہ کی قسم! مجھ پر تمہارا رکوع اور خشوع

پوشیدہ نہیں ہے بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔“

[صحیح بخاری: کتاب الصلوٰۃ، باب عظة الامام الناس فی الامام الصلوٰۃ: ۵۹/۱ (رقم الحدیث للتسجیل:

۴۰۱)، (رقم الحدیث للبخاری: ۴۱۸)]۔۔۔ [صحیح مسلم: کتاب الصلوٰۃ، باب الامر بتحصین الصلوٰۃ:

۱۸۰/۱ (رقم الحدیث للتسجیل: ۶۴۳)، (رقم الحدیث للمسلم: ۹۵۷)]

## ☆ اللہ کے نبی کی قوتِ سامعہ کا کمال ☆

حضرت سلیمان علیہ السلام کا شکر تین سو میل دور وادیِ نمل سے گزر رہا تھا:

{ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسْكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمُنُ وَجُنُودُهُ

وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ } [النمل: ١٨]

**ترجمہ:** ”ایک چیونٹی بولی کہ اے چیونٹیاں! اپنے گھروں میں چلی جاؤ کہ کہیں تمہیں

سلیمان ؑ اور ان کا لشکر بے خبری میں پھل نہ ڈالیں۔“

[الْأَنْتَبَاهُ]: حضرت سلیمان ؑ نے تین سو میل کے فاصلے سے چیونٹی کی آواز سن لی

اور لشکر کو ٹھہر جانے کا حکم دیا تا کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں گھس جائیں، آج کل سائنسی تحقیقات عروج پر ہے، خوردبین کے ذریعے باریک سے باریک چیز کو دیکھا جاسکتا ہے لیکن آج تک کوئی ایسا آلہ ایجاد نہیں ہوا جس سے چیونٹی کی آواز سنی جاسکے، یہ آواز سننا حضرت سلیمان ؑ کا شاندار معجزہ ہے جہاں عقل انسانی عاجز ہے تو جب حضرت سلیمان ؑ کی قوتِ سامعہ کا یہ کمال ہے تو تاجدارِ انبیاء ؑ کی قوتِ سامعہ کا کتنا بڑا کمال ہوگا۔

☆ **من دُونِ اللہ اور اولیاء اللہ میں فرق کی دوسری وجہ** ☆

اس میں فرق کی آٹھ صورتیں بیان کی جائیں گی۔

[۱]: من دون اللہ خدا کے دشمن **جبکہ** اولیاء اللہ ؑ کے دوست۔

[۲]: من دون اللہ کو ماننے والا مشرک **جبکہ** اولیاء اللہ کو ماننے والا مومن۔

[۳]: من دون اللہ اپنے ماننے والوں کو دوزخ میں لے کر جائیں گے۔

{ أَنْتُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ } [الانبیاء: ۹۸]

**ترجمہ:** ”بے شک تم اور جن کو تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ پوجتے ہو، یہ سب جہنم کا ایندھن ہیں۔“

**جبکہ** اولیاء اللہ اپنے ماننے والوں کو جنت میں لے کر جائیں گے:

جیسا کہ ابن ماجہ کی روایت ہے، حضرت انس ؓ راوی ہیں:

{ يَصْفُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ صُفُوفًا وَقَالَ ابْنُ لُمَيْرٍ: أَهْلُ الْجَنَّةِ، فَيَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ

أَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ، فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ! أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَسْقَيْتَ فَسَقَيْتُكَ شَرْبَةً

قَالَ، فَيَشْفَعُ لَهُ وَيَمْرُؤُ الرَّجُلَ، فَيَقُولُ: أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ نَأْوِيَنَّكَ طُهُورًا فَيَشْفَعُ لَهُ، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: وَيَقُولُ: يَا فَلَانُ! أَتَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثْتَنِي فِي حَاجَةٍ كَذَا وَكَذَا، فَذَهَبَتْ لَكَ، فَيَشْفَعُ لَهُ {

**ترجمہ:** ”لوگ قیامت کے دن صف در صف کھڑے ہوں گے، حضرت ابن نمیر فرماتے ہیں کہ یہ جنتی لوگ ہوں گے، پس ایک جہنمی شخص گزرے گا، پس وہ کہے گا کہ اے فلاں! کیا تجھے یاد نہیں وہ دن جب تُو نے مجھ سے پانی طلب کیا تھا تو میں نے تجھے پانی پلایا تھا، راوی کہتے ہیں کہ وہ جنتی اُس کیلئے سفارش کرے گا، پھر ایک جہنمی گزرے گا اور کہے گا کہ کیا تجھے یاد نہیں وہ دن جب میں نے تجھے وضو کروایا تھا، پس وہ جنتی اُس کیلئے سفارش کرے گا، ابن نمیر فرماتے ہیں کہ پھر ایک جہنمی کہے گا کہ اے فلاں! کیا تجھے یاد نہیں وہ دن جب تُو نے مجھے فلاں فلاں کام کیلئے بھیجا تھا تو میں تیرے لئے چلا گیا تھا، پس وہ جنتی بھی اُس کی سفارش کرے گا۔“

[سنن ابن ماجہ: کتاب الادب، باب فضل الصدقة الماء: ۲۶۲ (رقم الحديث للتسجيل: ۳۶۷۵)]

[۴]: من دون اللہ کے ساتھ دشمنی کرنا لازم ہے اور دشمنی کرنے سے ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

{ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى

لَا انْفِصَامَ لَهَا } [البقرہ: ۲۵۶]

**ترجمہ:** ”اور جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے تو اُس نے بڑی محکم

گرہ تھامی جسے کبھی نہیں کھلتا۔“

**جبکہ اولیاء اللہ کے ساتھ دشمنی کرنے والے سے اللہ تعالیٰ إعلانِ جنگ فرماتا ہے۔**

{ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ: قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ

وَلِيًّا فَقَدْ اَذْنَبْتُ بِالْحَزْبِ }

[صحيح بخارى: كتاب الرقاق، باب المواضيع: ۹۶۳/۲ (رقم الحديث للتسجيل: ۶۰۲۱)]

**ترجمہ:** ”حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا

ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی، پس میں اُس سے إعلانِ جنگ کرتا ہوں۔“

[۵]: من دُونِ اللہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: {لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوْ اجْتَمَعُوا لَهُ} [الحج: ۷۳]

**ترجمہ:** ”اور وہ ہرگز ایک مکھی پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ وہ سب جمع ہو جائیں۔“

**جبکہ** اولیاء اللہ اللہ تعالیٰ کی عطاء سے بڑے بڑے پرندے بنا لیتے ہیں۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{اَنۡیۡ اَخْلَقۡتُ لَکُم مِّنَ الطَّیۡرِ کَھٰیۡفَۃً الطَّیۡرِ فَانۡفُخۡ فِیۡہِ فَیَکُونُ طَیۡرًا بِاِذۡنِ اللّٰہِ}

**ترجمہ:** ”اور بے شک میں تمہارے لیے مٹی سے پرندے کی طرح صورت بناؤں گا، پھر اُس

میں پھونک ماروں گا تو وہ اللہ ﷻ کے حکم سے فوراً زندہ ہو جائے گا۔“ [ال عمران: ۴۹]

[۶]: من دُونِ اللہ ایک ذرہ نہیں اٹھا سکتے جبکہ اولیاء اللہ کئی من وزنی تخت کو ملکِ سبا سے

اٹھا کر ملکِ شام میں ایک آنکھ جھپکنے سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس لے آتے ہیں

قرآن گواہ ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{اَنَا اَتِیۡکَ بِہٖ قَبۡلَ اَنْ یَّوۡرِثَکَ الْاَیۡتِیۡکَ طَزَفَکَ فَلَمَّا رَاہُ مُسۡتَقۡرَۡاۡءً عِنۡدَہٗ قَالَ ہٰذَا

مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ} [الملک: ۴۰]

**ترجمہ:** ”میں اُس کو لاؤں گا آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے، پس جب اُس (حضرت

سلیمان علیہ السلام) نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا تو فرمایا کہ یہ میرے رب ﷻ کے فضل سے

ہے۔“

[۷]: من دُونِ اللہ ناکارہ اور نکلے ہوتے ہیں، وہ کچھ نہیں کر سکتے **جبکہ** اللہ ﷻ کے دوست

مردوں کو بھی زندہ کر دیتے ہیں، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَاٰخِیَ الْمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ} [ال عمران: ۴۹]

**ترجمہ:** ”اور میں اللہ ﷻ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔“

[۸]: من دُونِ اللہ کے ساتھ دوستی کی قرآن نے مذمت بیان کی ہے:

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{ اَمْ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ اَوْلِيَاءَ قَالَ اللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ } [الشورى: ۹]

**ترجمہ:** ”کیا انہوں نے اللہ ﷻ کے علاوہ اور دوست بنا رکھے ہیں، پس اللہ ﷻ ہی دوست ہے۔“

**جبکہ اولیاء اللہ کے ساتھ محبت کرنے کو اللہ ﷻ نے پسند فرمایا ہے۔**

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ }

[المائدہ: ۵۶]

**ترجمہ:** ”اور جو اللہ ﷻ اور اُس کے رسول ﷺ اور مومنوں کو اپنا دوست بنائے تو

بے شک اللہ ﷻ کی جماعت ہی غالب ہے۔“

**سوال:** یہ ہے کہ ہمیں معلوم ہو گیا کہ توحید یہ ہے کہ اُس کی ذات و صفات میں کسی کو بھی

شریک نہ ٹھہرایا جائے، اب علم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور اگر ہم یہ کسی دوسرے کیلئے ثابت کریں تو کیا یہ شرک ہوگا؟ سمیع و بصیر اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں، اگر ہم کسی دوسرے کیلئے سننے اور دیکھنے کی صفات ثابت کریں تو کیا یہ شرک ہوگا؟

**جواب:** یہ شرک نہیں ہے کیونکہ حیات کی صفت خدا اور بندوں دونوں میں ہے، بظاہر شرک نظر آ رہا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حیات اور بندوں کی حیات میں بہت فرق ہے، اللہ تعالیٰ کی حیات ذاتی، غیر محدود اور غیر فانی ہے، ازلی اور ابدی ہے جبکہ ہماری حیات محدود، فانی اور عارضی ہے تو جب اللہ تعالیٰ کی حیات ازلی ہے اور ہماری فانی تو شرک ختم ہو گیا، یہی تصور تمام مسائل میں چلے گا۔

**سوال:** کیا اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر کوئی قوت پیدا نہیں کی، اگر کی ہے تو یہ شرک ہو

گا اور اگر نہیں کی تو پھر پتھر اور انسان میں کیا فرق ہوگا؟

**جواب:** اللہ تعالیٰ قادر و مختار ہے اور اُس نے بندے میں بھی قدرت و اختیار پیدا کیا ہے

مگر یہ شرک نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ مختار ہونے میں کسی کا محتاج نہیں جبکہ بندے محتاج ہیں، جیسے



علم، سمع اور بصر وغیرہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں مگر یہ بندوں میں بھی پائی جاتی ہیں مگر یہ شرک نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتی ہیں جبکہ ہماری صفات اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ ہیں۔

اب شرک کا مفہوم واضح ہو گیا کہ جو صفات اللہ تعالیٰ کی ذاتی ہیں، وہی صفات کسی اور کے لئے ثابت کریں گے تو شرک ہوگا اور جو صفات اللہ تعالیٰ نے کسی کو عطاء کی ہیں، ان کو ثابت کرنے سے شرک لازم نہیں آئے گا، اگر ایسا نہ ہو تو پھر کوئی علم والا، سننے والا اور دیکھنے والا نہ ہو۔

**محترم قارئین!** آئیے قرآن پاک کی چند آیات مبارکہ سے جائزہ لیں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات علم، سمع، بصر اور رحمت وغیرہ کسی کو عطاء کی ہیں یا نہیں؟

**جائزہ: [۱]:** چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

{ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَوَّيُّوْفٌ رَّحِيْمٌ } [الحج: ۶۵]

**ترجمہ:** ”بے شک اللہ تعالیٰ بندوں پر مہربان رحم کرنے والا ہے۔“

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

{ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا } [الاحزاب: ۴۳]

**ترجمہ:** ”اور وہ مومنوں پر رحم کرنے والا ہے۔“

**جبکہ ان آیات کریمہ کے مقابلے میں یہ آیت پڑھیں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-**

{ لَقَدْ جَاۤءَکُمْ رَّسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَیْکُمْ }

{ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ } [التوبہ: ۱۲۸]

**ترجمہ:** ”بے شک تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول ﷺ تشریف لائے

جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے،

مومنوں پر مہربان اور رحم کرنے والے ہیں۔“

**جائزہ: [۲]:** ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

{ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا } [البقرہ: ۲۵۷]

**ترجمہ:** ”اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا مددگار ہے۔“

**جبکہ** اس کے مقابلے میں یہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

{ اٰمَنَّا وَلِيَكُمْ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا } [المائدہ: ۵۵]

**ترجمہ:** ”بے شک اللہ تعالیٰ، اُس کا رسول ﷺ اور ایمان والے تمہارے مددگار ہیں۔“

**جائزہ:** [۳]: ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

{ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ } [البقرہ: ۲۱۳]

**ترجمہ:** ”اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔“

**جبکہ** اس کے مقابلے میں یہ ارشادِ باری تعالیٰ پڑھیں۔

{ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ } [الشوری: ۵۲]

**ترجمہ:** ”اور بے شک آپ ﷺ ضرور سیدھی راہ بتاتے ہیں۔“

**جائزہ:** [۴]: ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

{ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ } [البقرہ: ۲۵۷]

**ترجمہ:** ”اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا مددگار ہے جو انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے۔“

**جبکہ** اس کے مقابلے میں یہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

{ كِتٰبٍ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ } [ابراہیم: ۱]

**ترجمہ:** ”ایک کتاب ہے جسے ہم نے آپ ﷺ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ آپ ﷺ

لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالیں۔“

**جائزہ:** [۵]: ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

{ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا } [النساء: ۱۳۹]

**ترجمہ:** ”بے شک عزت تو تمام اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔“

**جبکہ** اس کے مقابلے میں یہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

{ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ } [المنافقون: ۸]

**ترجمہ:** ”اور عزت تو اللہ تعالیٰ، اُس کے رسول ﷺ اور ایمان والوں کیلئے ہے۔“

**جائزہ: [۶]:** ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

{وَلَكِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ} [النور: ۲۱]

**ترجمہ:** ”ہاں! لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاک کرتا ہے۔“

**جبکہ** اس کے مقابلے میں یہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

{وَيَعْلَمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ} [البقرہ: ۱۲۹]

**ترجمہ:** ”اور آپ ﷺ انہیں کتاب اور پختہ علم سکھائیں اور انہیں خوب ستھرا فرمادیں۔“

**جائزہ: [۷]:** ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

{اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا} [الزمر: ۴۲]

**ترجمہ:** ”اللہ تعالیٰ جانوں کو وفات دیتا ہے اُن کی موت کے وقت۔“

**جبکہ** اس کے مقابلے میں یہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

{قُلْ يَتَوَفَّكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي نُكَلِّمُكُمْ} [السجدہ: ۱۱]

**ترجمہ:** ”اے حبیبِ صلی اللہ علیہ وسلم! فرما دیجئے کہ ملک الموت ہی تمہیں

وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر کیا گیا ہے۔“

**جائزہ: [۸]:** ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

{قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ} [النمل: ۶۵]

**ترجمہ:** ”تم فرماؤ کہ غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں سوائے

اللہ تعالیٰ کے۔“

**جبکہ** اس کے مقابلے میں یہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{عَلِمَ الْغَيْبِ فَلَا يَظْهَرُ عَلَىٰ غِيْبَةٍ اَحَدًا، اِلَّا مَن اِزْتَضَىٰ مِنْ رَّسُوْلٍ} [البجن: ۲۶]

**ترجمہ:** ”غیب تو جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے

پسندیدہ رسولوں کے۔“

ایک دوسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِيٰ مِنْ رُّسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ}

[ال عمران: ۱۷۹]

**ترجمہ:** ”اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے، ہاں اللہ ﷻ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔“

تیسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٌ} [التکویر: ۲۴]

**ترجمہ:** ”اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔“

اب ایک آیت کریمہ میں علم غیب نبوی کی نفی ہو رہی ہے جبکہ تین آیات میں اثبات ہو رہا ہے تو دونوں نفی اور اثبات حق ہیں کہ نفی علم ذاتی کی ہے جبکہ اثبات علم عطائی کا ہے۔

**جائزہ:** [۹]: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ} [الانعام: ۷۰]

**ترجمہ:** ”اللہ ﷻ کے علاوہ اُس کا کوئی حمایتی ہے، نہ سفارشی۔“

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا} [الزمر: ۲۴]

**ترجمہ:** ”اے حبیبِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ! آپ فرما دیجئے کہ شفاعت تو سب

اللہ ﷻ کے ہاتھ میں ہے۔“

**جبکہ** اس کے مقابلے میں یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا} [مریم: ۸۷]

**ترجمہ:** ”لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنہوں نے رحمن کے پاس قرار رکھا ہے۔“

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا}

**ترجمہ:** ”اُس دن کسی کی سفارش فائدہ نہ دے گی مگر اُس کی جسے رحمن ﷻ نے

اجازت دی اور اُس کی بات پسند فرمائی۔“ [طہ: ۱۰۹]

تیسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا} [النساء: ۸۵]

**ترجمہ:** ”جو اچھی سفارش کرے اُس کیلئے اُس میں سے حصہ ہے۔“

**جائزہ:** [۱۰]: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ} [توبہ: ۵۹]

**ترجمہ:** ”اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس بات پر راضی ہوتے جو اللہ تعالیٰ اور اُس

کے رسول ﷺ نے انہیں عطا کیا۔“

**جائزہ:** [۱۱]: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَمَا نَقْمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ} [توبہ: ۷۳]

**ترجمہ:** ”انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ نے انہیں اپنے

فضل سے غنی کر دیا۔“

**جائزہ:** [۱۲]: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَاذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ} [الاحزاب: ۳۷]

**ترجمہ:** ”اور اے محبوب! یاد کرو جب تم فرماتے تھے اُس سے جسے اللہ ﷻ نے

نعمت دی اور تم نے اُسے نعمت دی۔“

محترم قارئین! یہ چند آیات کریمہ بطور نمونہ آپ کے سامنے پیش کی، ان میں معمولی

بھی غور و فکر کریں تو یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ جن اوصاف و کمالات اور افعال کی نسبت اللہ

تعالیٰ کی طرف ہوئی ہے، بعینہ انہیں الفاظ و مفہوم کے ساتھ ان افعال وغیرہ کی نسبت تاجدار

انبیاء ﷺ اور ملائک وغیرہ کی طرف کی گئی ہے، لہذا یہ بات صراحتہ ثابت ہو رہی ہے کہ

اللہ تعالیٰ بھی رؤوف اور رحیم۔۔۔۔۔ رسول اکرم ﷺ بھی رؤوف اور رحیم

اللہ تعالیٰ بھی مومنوں کا ولی۔۔۔۔۔ رسول اکرم ﷺ بھی مومنوں کے ولی

اللہ تعالیٰ بھی ہادی۔۔۔۔۔ رسول اکرم ﷺ بھی ہادی

اللہ تعالیٰ بھی ظلمتوں سے نکالنے والا۔۔۔۔۔ رسول اکرم ﷺ بھی ظلمتوں سے نکالنے والا

اللہ تعالیٰ بھی عزت والا۔۔۔۔۔ رسول اکرم ﷺ بھی عزت والے

اللہ تعالیٰ بھی پاک کرنے والا۔۔۔۔۔ رسول اکرم ﷺ بھی پاک کرنے والے

اللہ تعالیٰ بھی عطاء کرنے والا۔۔۔۔۔ رسول اکرم ﷺ بھی عطاء کرنے والے

اللہ تعالیٰ بھی غنی کرنے والا۔۔۔۔۔ رسول اکرم ﷺ بھی غنی کرنے والے

اللہ تعالیٰ بھی انعام کرنے والا۔۔۔۔۔ رسول اکرم ﷺ بھی انعام کرنے والے

اللہ تعالیٰ بھی غیب جاننے والا۔۔۔۔۔ رسول اکرم ﷺ بھی غیب جاننے والے

اللہ تعالیٰ بھی موت دینے والا۔۔۔۔۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام بھی موت دینے والے

محترم قارئین! اب بتائیں کیا یہ شرک ہو گیا ہے؟ خارجیوں کی توحید کے مطابق تو یہ مکمل شرک ہے، تو پھر کیا قرآن خود شرک کی تعلیم دے رہا ہے؟ ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآن تو شرک مٹانے آیا ہے، نہ کہ پھیلانے، تو پھر ان آیات کا کیا مفہوم ہو گا جس سے قرآن شرک سے پاک ثابت ہو جائے تو یاد رکھیے کہ ہر مسلمان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں، اُس کے تمام اوصاف و کمالات اور اختیارات ذاتی، غیر مخلوق اور لامحدود ہیں جبکہ رسول اکرم ﷺ اور دیگر اولیاء صالحین وغیرہ کے اوصاف و کمالات اللہ ﷻ کی طرف سے عطاء کردہ ہیں، یہ کمالات انبیاء و اولیاء مخلوق، حادث اور محدود ہیں، تو جب نسبت میں فرق ہو گیا تو شرک بھی ختم ہو گیا کیونکہ شرک تو تب ہو جب دونوں صورتیں مکمل برابر ہوں جبکہ یہاں برابری نہیں ہے بلکہ نسبت کے فرق کی وجہ سے دونوں علیحدہ علیحدہ صورتیں ہیں۔

**سوال:** اگر کوئی یہ کہے کہ مشرکین عرب بھی تو بتوں کو اللہ ﷻ کے برابر نہیں سمجھتے تھے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب کے حصول کا ذریعہ سمجھتے تھے اور اس کے باوجود قرآن پاک نے انہیں مشرک کہا اور تم بھی انبیاء اور اولیاء کے بارے میں یہی عقیدہ رکھتے ہو تو پھر بتوں اور دیوں میں کوئی فرق نہ رہا۔

**جواب:** یہ بات درست نہیں کہ مشرکین بتوں کو خدا نہیں مانتے تھے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے

قرب کا ذریعہ سمجھتے تھے بلکہ وہ بتوں کو خدا کے برابر سمجھتے تھے، اسی وجہ سے مشرک بھی قرار دیئے گئے اور اس بات کا بھی خود قرآن گواہ ہے: چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{قَالَ اللَّهُ إِنَّ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ، اذْذُنُو لَكُمْ يَوْمَ الْغَالَمِينَ} [الشعراء: ۹۸، ۹۷]

**ترجمہ:** ”اللہ ﷻ کی قسم! بے شک ہم کھلی گمراہی میں تھے، جب ہم تمہیں رب العالمین کے برابر قرار دیتے تھے۔“

محترم قارئین! مشرکین بتوں کو مستحق عبادت سمجھ کر ان کی عبادت کرتے تھے نیز ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے بتوں کو پیدا کیا لیکن پیدا کرنے کے بعد اُلُوہیت اُن کو عطا کر دی ہے، لہذا اب اللہ ﷻ کوئی کام نہیں کرتا بلکہ یہ بت ہی سب کچھ کرتے ہیں تو یہ عقیدہ درست نہیں جبکہ انبیاء و اولیاء کے بارے کسی بھی مومن کا یہ قطعاً عقیدہ نہیں کہ وہ خدا کے برابر ہیں یا وہ عبادت کے مستحق ہیں لہذا عبادت ہم صرف اللہ تعالیٰ کی کرتے ہیں جبکہ ان ہستیوں کو اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اُس کے قرب کا ذریعہ بناتے ہیں۔

**سوال:** اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: {فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا} **ترجمہ:** ”

پس تم نہ پکارو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو۔“ [الجن: ۱۸]

یہ آیت کریمہ اور اس کے علاوہ دیگر آیات مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی شخص کو مدد کیلئے پکارنا یا اُس سے شفاعت طلب کرنا کفر اور شرک ہے، کیونکہ مشرک بھی بتوں کو خدا تصور نہیں کرتے تھے بلکہ محض تقرب کیلئے اُن کو ماننے اور اُن کی عظمت اور توقیر کرتے تھے۔

**جواب:** ان آیات مبارکہ سے یہ مطلب نکالنا کہ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کو پکارنا شرک و کفر ہے یہ بالکل درست نہیں کیونکہ کسی بھی مسلمان نے کبھی بھی کسی نبی یا ولی کو خدا نہیں سمجھا اور نہ ہی یہ سمجھا ہے کہ وہ بذاتِ خود اپنی خاص قدرت کے ساتھ کسی چیز پر قادر ہیں یا کسی نفع و نقصان کے مالک ہیں یا کسی چیز کو پیدا کرتے ہیں، بلکہ ہر مسلمان یہی اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے خاص بندے ہیں اور اُسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں، کسی بھی طرح وہ عبادت کے مستحق نہیں کہ اُن کی عبادت کی جائے مگر چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں، ان کو اللہ

تعالیٰ نے برگزیدہ کیا ہے، مقرب بنایا ہے، اعلیٰ اعلیٰ انعامات و اعزازات سے نوازا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی برکات سے خاص رحمت نازل فرماتا ہے، اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے، ان کے ذریعے اپنے بندوں کی تکالیف کو دور کرتا ہے جس کی شہادتیں قرآن وحدیث میں بے شمار ملتی ہیں، لہذا وسیلۃ الاولیاء پکڑنے والا اللہ تعالیٰ ہی کو حقیقی خالق و مالک اور نفع و نقصان کا مالک تصور کرتے ہوئے اُن بزرگوں سے برکات حاصل کرتا ہے، اپنی قضائے حاجات کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُنہیں وسیلہ جانتا ہے، لہذا معترض کی پیش کردہ تمام آیات کریمہ میں [تَدْعُ] بمعنی [تَعْبُدُ] ہے یعنی غیر اللہ کو پکارنا شرک نہیں بلکہ غیر اللہ کی عبادت کرنا شرک ہے۔ اب آئیے چند آیات کو تفاسیر کی روشنی میں دیکھیں جن میں مفسرین کرام نے [تَدْعُ] بمعنی [تَعْبُدُ] مانا ہے اور [ذُوْنِ اللّٰہِ] سے مراد اللہ کے ولی نہیں بلکہ بت مراد لیے ہیں۔

تفسیر صاوی اور تفسیر جلالین میں ہے کہ [لَا تَدْعُ] بمعنی [لَا تَعْبُدُ] ہے۔

آئیے اس بارے چند آیات مبارکہ کے حوالہ جات ملاحظہ کریں۔

[۱]: {وَالَّذِينَ يَدْعُونَ (اٰی یَعْبُدُوْنَ) مِنْ دُوْنِہٖ (اٰی غَیْرَہٖ وَہُمْ الْاَصْنَامُ)}

[الفاطر: ۱۳] [جلالین: ۳۶۵]

[۲]: {وَالَّذِينَ يَدْعُونَ (اٰی یَعْبُدُوْنَ) مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ (اٰی وَہُمْ الْاَصْنَامُ)}

[النحل: ۲۰] [جلالین: ۲۱۴]

تفسیر کشاف میں ہے: [وَالْاِلٰہَةُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْهُمْ الْکُفٰرُ] [الکشاف: ۵۶۱/۲]

**ترجمہ:** ”وہ خدا جن کی کفار عبادت کرتے تھے۔“

تفسیر کبیر میں ہے: [فَاعْلَمَ اَنَّهُ تَعَالٰی وَصَفَ ہٰذِہٖ الْاَصْنَامَ بِصِفَاتٍ کَثِیْرَةٍ

فَالصِّفَةُ الْاُولٰی: اَنَّهُمْ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا، الصِّفَةُ الثَّانِیَۃُ: اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ]

[تفسیر کبیر: المجلد العاشر: ۱۵/۲۰]

**ترجمہ:** ”پس تو جان کہ اللہ تعالیٰ نے ان بتوں کو کثیر صفات سے متصف کیا

، پس پہلی صفت یہ بیان کی کہ وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے، دوسری صفت یہ ہے کہ



یہ بت مردہ ہیں، زندہ نہیں ہیں۔“

{۳}: {قُلْ اَرَايْتُمْ مَادْعُونَ (تَعْبُدُونَ) مِنْ دُونِ اللّٰهِ (اِیْ الْاَصْنَامِ)}

[الاحقاف: ۲۶] [جلالین: ۳۱۶]

تفسیر کبیر میں ہے: (وہی الاصنام) [تفسیر کبیر: المجلد الرابع عشر: ۲۸/۳]

{۴}: {قُلْ (لِلْكَفَّارَةِ مَكَّةَ) اَدْعُوْا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ (اِیْ زَعَمْتُمْوْهُمْ اِلٰهَةً)}

[السبأ: ۲۲] [جلالین: ۳۶۱]

تفسیر کشاف میں ہے: [عَبْدُ تُمُوْهُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنَ الْاَصْنَامِ]

[تفسیر الکشاف: ۵۸۸/۳]

**ترجمہ:** ”جن بتوں کی تم اللہ ﷻ کے علاوہ عبادت کرتے ہو۔“

{۵}: {يَدْعُوْا (يَعْبُدُ) مِنْ دُونِ اللّٰهِ (مِنْ الصَّنَمِ)}

[الحج: ۱۲] [جلالین: ۲۷۹]

تفسیر کبیر میں ہے: [فَالَا قَرَّبَ اَنَّهُ الْمُشْرِكُ الَّذِیْ یُعْبَدُ الْاَوْثَانُ]

[تفسیر کبیر: المجلد الثانی عشر: ۱۴/۲۳]

**ترجمہ:** ”زیادہ قریب یہ ہے کہ (اس آیت سے مراد) وہ مشرک ہو جو بتوں کی پوجا کرتا ہے۔“

{۶}: {وَالَّذِیْنَ یَدْعُونَ (یَعْبُدُونَ) مِنْ دُوْنِهِ (اِیْ غِیْرِ هُوْهُمْ الْاَصْنَامِ)}

[الرعد: ۱۳] [جلالین: ۲۰۲]

تفسیر کشاف میں ہے: [وَالْاِلٰهَةُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْهُمْ الْكُفَّارُ] [تفسیر الکشاف: ۳۹۱/۲]

**ترجمہ:** ”وہ خدا جن کی کفار عبادت کرتے تھے۔“

تفسیر کبیر میں ہے: [یَغْنِی الْاِلٰهَةُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْهُمْ الْكُفَّارُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ]

[تفسیر کبیر: المجلد العاشر: ۲۹/۱۹]

**ترجمہ:** ”وہ خدا جن کی کفار اللہ ﷻ کے علاوہ عبادت کرتے ہیں۔“

{۷}: {قَالُوا اِنَّمَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ (تَعْبُدُونَ) مِنْ دُونِ اللّٰهِ}

[الاعراف: ۳۷] [جلالین: ۱۳۲]

تفسیر کبیر میں ہے: [مَعْنَاهُ: اَیْنَ شَرَّ كَائِ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَدْعُوْهُمْ وَتَعْبُدُوْهُمْ مِنْ]

ذُونِ اللَّهِ [تفسیر کبیر: المجلد السابع: ۷۲/۱۴]

**ترجمہ:** ”مطلب یہ ہے کہ کہاں ہیں تمہارے وہ شرکاء جن کو تم پکارتے ہو اور اللہ کے علاوہ جن کی تم عبادت کرتے ہو۔“

[۸]: {ان الدين تدعون (تعبدون)} [الاعراف: ۱۹۴] [جلالین: ۱۴۶]

تفسیر کشاف میں ہے: [تَعْبُدُوهُمْ وَتَسْمُوهُمْ إِلَهَةً مِّنْ ذُنِ اللَّهِ]

[تفسیر کشاف: ۱۷۸/۲]

**ترجمہ:** ”اللہ کے علاوہ جن خداؤں کی تم عبادت کرتے اور جن کو تم خدا کہتے ہو۔“

تفسیر خازن میں ہے: [يَعْنِي أَنَّ الْأَصْنَامَ الَّتِي يَعْبُدُهَا هَؤُلَاءِ الْمُشْرِكُونَ]

[تفسیر خازن: ۱۶۹/۲]

**ترجمہ:** ”یعنی وہ بت جن کی یہ مشرک عبادت کرتے ہیں۔“

تفسیر معالم التنزیل میں ہے: [تَعْبُدُوهُمْ وَتَسْمُوهُمْ إِلَهَةً]

[تفسیر معالم التنزیل حاشیہ علی الخازن: ۱۶۹/۲]

**ترجمہ:** ”جن خداؤں کی تم عبادت کرتے اور جن کو تم خدا کہتے ہو۔“

تفسیر طبری میں ہے: [يَقُولُ جَلَّ ثَنَائُكَ لَهُؤُلَاءِ الْمُشْرِكِينَ مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ]

[تفسیر طبری: المجلد السادس: ۱۰۳/۹]

تفسیر قرطبی میں ہے: {تدعون (تعبدون)} [تفسیر قرطبی: المجلد الرابع: ۲۱۷/۷]

تفسیر کبیر میں ہے: [الْمَقْصُودُ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِقَامَةُ الْحُجَّةِ عَلَى أَنَّ

الْأَوْثَانَ لَا تُصْلِحُ لِلْإِلَهِيَّةِ] [تفسیر کبیر: المجلد الثانی: ۹۰/۱۵]

**ترجمہ:** ”اس آیت سے مقصود اس بات پر حجت قائم کرنا ہے کہ بت معبود

بننے کی صلاحیت نہیں ہے۔“

[۹]: {وان تدعوهم (ای الاصنام)} [الاعراف: ۱۹۸] [جلالین: ۱۴۶]

تفسیر کبیر میں ہے: [أَنَّ الْمُرَادَ مِنْهُ وَصْفُ الْأَصْنَامِ]

[تفسیر کبیر: المجلد الثامن: ۹۴/۱۵]

**ترجمہ:** ”اِس سے مراد بتوں کی صفت بیان کرنا ہے۔“

[۱۰]: { وَلَا تَدْعُ (تعبد) مَنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ (ای عبدتہ) وَلَا

يَضُرُّكَ (ان لم تعبده) } [یونس: ۱۰۶] [جلالین: ۱۴۶]

تفسیر کبیر میں ہے: [قَالَ الْمُفَسِّرُونَ أَنَّهُ تَعَالَى لَمَّا بَيَّنَّ فِي الْآيَةِ الْأُولَى فِي صِفَةِ الْأَصْنَامِ أَنَّهَا لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ]

[تفسیر کبیر: المجلد التاسع: ۱۴۵/۱۴۶]

**ترجمہ:** ”مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت میں بتوں کی یہ صفت بیان کی کہ وہ نفع نقصان کے مالک نہیں ہیں تو دوسری آیت میں یہ بیان کیا کہ وہ کسی چیز کو پیدا کرنے پر بھی قادر نہیں ہیں۔“

[۱۱]: { قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَ كُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ (تعبدون) مَنْ دُونِ اللَّهِ

(ای غیرہ وہم الاصنام) } [فاطر: ۲۰] [جلالین: ۳۶۷]

**محترم قارئین!**

یہ کس قدر ستم ظریفی ہے اُن لوگوں کی جو قرآن حکیم کو صحیح نہ سمجھنے کی وجہ سے مومنوں کو مشرک کہتے رہتے ہیں اور کس قدر بد بخت ہیں وہ لوگ جو قرآن حکیم کی غلط تشریحات کرتے ہیں حالانکہ یہ معاملہ روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ قرآن پاک میں کسی بھی مقام میں انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کو پکارنا شرک نہیں کہا گیا، یہ خارجی بد بخت از خود قرآن حکیم کی غلط تشریحات کر کے صحیح مومنوں کو مشرک کہتے ہیں، ان تمام آیاتِ مبارکہ کے حوالہ جات ایسے لوگوں کیلئے تازیانہ ہے، اگر یہ لوگ تعصب کے پردے ہٹا کر ذرا ان آیات کے حوالہ جات پر غور و فکر کریں تو دل کی دنیا انشاء اللہ روشن ہو جائے گی۔

**محترم قارئین!**

یاد رہے یہ تمام مفسرین کے حوالہ جات قدیم تفسیروں کے ہیں، یہ اُس وقت کی تفسیریں ہیں

جس وقت موجودہ فرقوں کا وجود بھی نہیں تھا، لہذا ان کے حوالہ جات انتہائی معتبر ہیں اور قرآن حکیم کی بالکل صحیح تصویر ہے، اسلئے ہم خارجیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ آج سے دو سو سال قبل کی کسی ایک تفسیر سے کسی صحابی، کسی تابعی یا کسی مفسر کا قول ہی پیش کر دیں جس میں یہ بیان ہو کہ قرآن پاک میں [ندع] دون اللہ کے ساتھ استعمال ہوا ہو اور اُس کا معنی پکارنا کیا گیا ہو اور اس سے مراد اولیاء اللہ ہوں تو ہم اپنے عقیدے پر غور کرنے کیلئے تیار ہو جائیں گے ورنہ مخالفین کو چاہیے کہ جب حق واضح ہو جائے تو اُسے قبول کر لیں، لہذا وہ اپنے غلط عقیدے سے توبہ کر کے اسلام کے صحیح عقیدے کو اپنائیں۔

### ☆ ضروری وضاحت ☆

ان تمام آیات کے تفسیری حوالہ جات سے یہ باتیں ثابت ہوئیں:

[۱]: وہ تمام آیات جن کو مخالفین اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ پر چسپاں کرتے ہیں، وہ سب مشرکین کے بارے نازل ہوئیں جو بتوں کی پوجا کرتے تھے۔

[۲]: یہ بات ثابت ہوئی کہ ایسی تمام آیات جن میں [یدعون] کے ساتھ [من دون اللہ] ہے، وہاں تمام قدیم معتبر و مستند مفسرین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک [یدعون] بمعنی [یعبدون] ہے اور [من دون اللہ] سے مراد کفار کے بت ہیں جبکہ اولیاء اللہ مراد نہیں ہیں۔

[۳]: تمام آیات کے حوالہ جات سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ بتوں کی عبادت کرنا اُن کو پوجنا شرک ہے جبکہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کو مشکل کے وقت پکارنا ان آیات سے شرک ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ کسی بھی معتبر و مستند مفسر نے یہ مراد نہیں لیا، لہذا قرآن پاک کی ان آیات میں اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کو مراد لینا قرآن پاک میں از خود تحریف کرنے کے مترادف جو صریح گمراہی اور باعث عتاب ہے۔

[سوال]: جس طرح کفار بتوں کو تقرب الہی کا وسیلہ سمجھتے تھے، اسی طرح تم بھی اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو تقرب الہی کا ذریعہ سمجھتے ہو، لہذا کفار کے بتوں اور تمہارے ولیوں کے درمیان کیا فرق ہوا؟

[جواب]: [۱]: رَبِّ تعالیٰ نے کہیں بھی اولیاء کرام رَحْمَتُہُمُ اللہُ تَعَالٰی کا وسیلہ ماننے کو کفر نہیں کہا بلکہ ان کے پوجنے کو شرک کہا ہے جبکہ کوئی بھی مسلمان ان کو پوجتا نہیں ہے بلکہ ان کا وسیلہ پیش کرتا ہے۔

[۲]: مشرکین نے بتوں کو وسیلہ بنایا جو خدا تعالیٰ کے دشمن ہیں جبکہ مسلمان اللہ ﷻ کے پیاروں کا وسیلہ پیش کرتے ہیں، یہ کفر نہیں بلکہ ایمان ہے۔ دیکھو مشرک لوگ گنگا راوی کا پانی لاتا ہے تو مشرک، مسلمان آپ زم زم لاتا ہے تو مومن کیونکہ مسلمان آپ زم زم کی تعظیم اسلئے کرتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ پانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کا معجزہ ہے اور پیغمبر کی تعظیم ایمان ہے، اسی طرح مشرک پتھر کے آگے سر جھکاتا ہے تو مشرک و کافر جبکہ مسلمان کعبہ کے سامنے سر جھکائے تو مسلمان، بلکہ حجر اُسود کو چومتے ہیں پھر بھی مسلمان ہی رہتے ہیں، آخر آیا کیوں؟ اسلئے کہ کافر کے پتھر کو بت سے نسبت ہے اسلئے وہ بت کی تعظیم کی وجہ سے کافر جبکہ خانہ کعبہ اور حجر اُسود کو نبیوں سے نسبت ہے لہذا ان کی تعظیم کی وجہ سے یہ مومن ہے۔

[۳]: مشرکین بتوں میں خدائی اثر اور ان کو جھوٹا خدا مان کر مدد مانگتے تھے: جیسے عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ ﷻ کا بندہ کہتے تھے، پھر خدا کہنے لگے جبکہ اہل سنت کا کوئی بھی فرد انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام وَاُولِیاءِ عِظَام رَحْمَتُہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے بیٹے یا خدا نہیں کہتے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

• ماخذ و مراجع •

[۱]: قرآن مجید۔

[۲]: کنز الایمان ترجمہ قرآن، الشاہ امام احمد رضا بریلوی، ضیاء القرآن لاہور۔

[۳]: تفسیر کبیر، امام فخر الدین رازی شافعی (۶۰۶ھ) دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

[۴]: تفسیر کشاف، علامہ جلال الدین مخشری (۵۳۸ھ) قدیمی کتب خانہ کراچی۔

[۵]: تفسیر خازن، علامہ محمد بن ابراہیم بغدادی (۷۲۵ھ) حسینی کتب خانہ پشاور۔

[۶]: تفسیر جلالین، علامہ جلال الدین سیوطی و محلی، قدیمی کتب خانہ کراچی۔

[۷]: تفسیر معالم التنزیل، علامہ محمد الحسین بن مسعود القراء (۵۱۶ھ) حسینی کتب خانہ پشاور۔

[۸]: تفسیر طبری، علامہ ابو جعفر محمد بن جریر طبری (۳۱۱ھ) دار المعرفۃ بیروت۔

[۹]: تفسیر قرطبی، علامہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (۶۶۸ھ) بیروت۔

[۱۰]: صحیح بخاری، امام محمد بن اسماعیل بخاری (۲۵۶ھ) قدیمی کتب خانہ کراچی۔

[۱۱]: صحیح مسلم، امام مسلم بن حجاج قشیری (۲۶۱ھ) قدیمی کتب خانہ کراچی۔

[۱۲]: جامع ترمذی، امام محمد بن عیسیٰ ترمذی (۲۷۹ھ) دار القرآن والحدیث۔

[۱۳]: سنن ابی داؤد، امام سلیمان بن اشعث (۲۷۵ھ) مکتبہ امدادیہ ملتان۔

[۱۴]: سنن ابن ماجہ، امام محمد بن یزید ابن ماجہ (۲۷۳ھ) قدیمی کتب خانہ کراچی۔

[۱۵]: مشکوٰۃ المصابیح، شیخ ولی الدین تبریزی (۷۴۲ھ) مکتبہ حقانیہ پشاور۔

[۱۶]: صحیح بخاری، امام محمد بن اسماعیل بخاری (۲۵۶ھ) دار المعرفۃ بیروت۔

[۱۷]: صحیح مسلم، امام محمد مسلم بن حجاج قشیری (۲۶۱ھ) دار المعرفۃ بیروت۔

السَّلَامَةُ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ

ہر حافظ، ہر قاری، ہر گھر، ہر سکول، ہر مکتب، ہر جامعہ اور ہر مسلمان  
کیلئے ضروری رسالہ

# عقائد کوئیز



محمد فہیم قادری مصطفائی

صدر مدرس جامعۃ المصطفیٰ

ناشر:

مکتبۃ النعمان ونیہ والہ گوجرانوالہ

# مولانا محمد فہیم مصطفائی صاحب کی دیگر غیر مطبوعہ کتب کا تعارف

- [۱]: **اسلام کو فیض** (اسلامی تعلیمات، اسلامی اخلاقیات اور اسلامی عبادات پر مشتمل بہترین تحریر) زیر طبع۔
- [۲]: **تہذیب الاحادیث** (صحابہ ستہ سے اخذ شدہ عقائد اہلسنت پر مشتمل انمول تحریر) زیر طبع۔
- [۳]: **تدوین فقہ** (فقہ کی تعریف و موضوع اور تاریخ و تدوین پر مشتمل ایک مفید رسالہ) زیر طبع۔
- [۴]: **تدوین حدیث** (حدیث کی تعریف، تاریخ و تدوین پر مشتمل بہترین رسالہ) زیر طبع۔
- [۵]: **تدوین تفسیر** (تفسیر و تاویل کی تحریفات و تاریخ و تدوین پر مشتمل عمدہ رسالہ) زیر طبع۔
- [۶]: **علوم مصطفیٰ** (صحابہ ستہ میں مذکور علم غیب پر مشتمل 160 احادیث کا مجموعہ) زیر طبع۔
- [۷]: **عقیدہ شفاعت** (شفاعت کی اقسام اور دلائل و اھمہ پر مشتمل رسالہ، 48 صفحات) زیر طبع۔
- [۸]: **تہذیب الخواعد** (محوی ترکیبی قواعد پر مشتمل ایک مفید تحریر، 56 صفحات) زیر طبع۔
- [۹]: **اشاریہ علی البخاری** (صحیح بخاری سے اخذ شدہ عقائد و احکام و مسائل کے حوالہ جات کا مجموعہ) زیر طبع۔
- [۱۰]: **اشاریہ علی المسلم** (صحیح مسلم سے اخذ شدہ عقائد و احکام و مسائل کے حوالہ جات کا مجموعہ) زیر طبع۔
- [۱۱]: **اشاریہ علی الترمذی** (جامع ترمذی سے اخذ شدہ عقائد و احکام کے حوالہ جات کا مجموعہ) زیر طبع۔
- [۱۲]: **اشاریہ علی النسائی** (سنن نسائی سے اخذ شدہ عقائد و احکام کے حوالہ جات کا مجموعہ) زیر طبع۔
- [۱۳]: **اشاریہ علی ابی داؤد** (سنن ابی داؤد سے اخذ شدہ عقائد و احکام کے حوالہ جات کا مجموعہ) زیر طبع۔
- [۱۴]: **اشاریہ علی ابن ماجہ** (سنن ابن ماجہ سے اخذ شدہ عقائد و احکام کے حوالہ جات کا مجموعہ) زیر طبع۔
- [۱۵]: **عقیدہ استعانت اور صحابہ کرام** (صحابہ کرام کے استعانت و استمداد کے عقائد پر مشتمل بہترین رسالہ، 40 صفحات) زیر طبع۔



# مولانا محمد فہیم مصطفائی صاحب کی درسی غیر مطبوعہ کتب کا تعارف

- [۱]: تفہیم النہو، شرح ہدایۃ النہو (ہدایۃ انہوکی عبارت کو حل کرنے والی بہترین شرح) زیر طبع۔
- [۲]: تفہیم الترتیب، شرح مائتۃ عامل (شرح مائتہ کی مکمل ترکیب پر مشتمل) زیر طبع۔
- [۳]: تفہیم التہذیب، شرح شرح تہذیب (اغراض شارح حل کرنے والی بہترین شرح) زیر طبع۔
- [۴]: تفہیم الجامی، شرح شرح جامی (اغراض شارح حل کرنے والی بہترین شرح) زیر طبع۔
- [۵]: تفہیم المشکوۃ، شرح مشکوۃ (مختلف منتخب احادیث سے مستنبط مسائل کا مجموعہ) زیر طبع۔
- [۶]: تفہیم الہدایہ، شرح ہدایہ (منتخب ابواب کی اغراض شارح حل کرنے والی بہترین شرح) زیر طبع۔
- [۷]: تفہیم المختصر، شرح مختصر المعانی (اغراض شارح حل کرنے والی بہترین شرح) زیر طبع۔
- [۸]: تفہیم الختامی، شرح ختامی (اغراض شارح حل کرنے والی بہترین شرح) زیر طبع۔
- [۹]: تفہیم القطبی، شرح قطبی (اغراض شارح حل کرنے والی بہترین شرح) زیر طبع۔
- [۱۰]: تفہیم الحسن، شرح ملاحسن (اغراض شارح حل کرنے والی بہترین شرح) زیر طبع۔
- [۱۱]: تفہیم البیضاوی، شرح بیضاوی (اغراض مفسر حل کرنے والی بہترین شرح) زیر طبع۔
- [۱۲]: تفہیم العنائد، شرح شرح العنائد (شرح عقائد کی آسان فہم شرح) زیر طبع۔
- [۱۳]: تفہیم المیبدی، شرح میبدی (ظنی کی کتاب میبدی کی پیچیدگیوں کو حل کرنے والی شرح) زیر طبع۔
- [۱۴]: دس سالہ حل شدہ پرچہ جات (تنظیم المدارس کے تحت منعقد ہونے والی دورہ حدیث کے دس سالہ پرچہ جات کا حل) زیر طبع۔